اس شمارے میں

بیگ احساس	اداریہ	4
ایس۔ مسعود سراج مسعود ادیبی	سالِ وفات صاحبِ اسلوب شاعر و نقاد تبسم	6
گوپی چند نارنگ	آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے	7
بیگ احساس	شہریار	8
محمد ظفرالدین	پروفیسر مغنی تبسم کا آخری انٹرویو	13
سید خالد قادری	مغنی تبسم (یادیں، باتیں اور تاثرات)	17
بیدار بخت	شہریار	23
سید محمد اشرف	آسمان کچھ بھی نہیں اب تیرے کرنے کے لیے	33
غضنفر	قطرۂ اشک سے آنکھوں کا بھرم باقی ہے	36
بیگ احساس	سورج کو ایک جھونکا ہوا کا بجھا گیا	39
پروین شیر	دھند سے آگے، خواب گر	46
محمد علی اثر	الوداع استاد محترم پروفیسر مغنی تبسم، نذر مغنی تبسم	47
اظہار وارثی	پندرہ فروری ۲۰۱۲ء	48
بیگ احساس	دل کہ رستہ ہے شکستہ و زبوں یادوں کا	49
اشرف رفیع	اسلوبیاتی تنقید اور مغنی تبسم	56
حبیب نثار	استاد محترم پروفیسر مغنی تبسم	62
عقیل ہاشمی	بساطِ نقد (مضامینِ مغنی تبسم)	65
مشتاق صدف	شہریار کا شعری تفاعل	70

اداریــــــــــــــــــــــه

زمیں لوگوں سے خالی ہو رہی ہے
یہ رنگ آسماں دیکھا نہ جائے

2012ء کا آغاز اردو والوں کے لیے مبارک ثابت نہیں ہوا۔صرف دو ماہ میں پانچ بڑے اردو ادیب ہم سے بچھڑ گئے۔ بلراج ورما(10رجنوری) سے یہ سلسلہ شروع ہوا۔شجاع خاور(19رجنوری) مظہرامام(30رجنوری) شہریار(13رفروری)اور مغنی تبسم(15رفروری) پرختم ہوا۔بلراج ورما کے ساتھ یہ عجیب اتفاق ہے کہ وہ پیدا بھی 10رجنوری کو ہوئے تھے۔انھوں نے 89برس عمر پائی۔ان کے تین افسانوی مجموعے الیوژن' کابوس' آگ راکھ اور کندن' چار ناولٹ شب نار' گوتم (ناول) اور تمثیل (خاکے) شائع ہو چکے ہیں۔ہندی تخلیق سنکلپ ہے۔ انھوں نے اردو میں تراجم بھی کیے۔ تناظر (اردو) سنگیت ناٹک (انگریزی سہ ماہی) حال ہند(اردو ماہ نامہ) دی رائزنگ نیشن (انگریزی ماہ نامہ) کے ایڈیٹر بھی رہے۔شجاع خاور 63برس کے تھے۔اردو شاعری میں تاج محل (مرتبہ) دوسرا شجر (طویل نظم) واوین (شعری مجموعہ) مصرعہ ثانی (مجموعہ غزلیات) غزل پارے (منتخب اشعار) بات (دیوناگری رسم الخط میں غزلیں) رشکِ فارسی (غزلیات) اللہ ہو(غزلیات) کلیات (زیر ترتیب) ان کی کتابیں ہیں۔IPS تھے۔ڈی آئی جی گوا' ڈپٹی کمیشنر پولیس (وجیلنس) دہلی' ڈی آئی جی سینٹرل انڈسٹریل سیکورٹی فورس رہے۔ملازمت سے خود مستعفی ہو گئے۔سولہ برس تک فالج کا شکار رہے۔غزل کے منفرد شاعر تھے۔مظہر امام کی شعری تصانیف میں زخم تمنا' رشتہ گونگے سفر کا' پچھلے موسم کا پھول' بند ہوتا ہوا بازار (کلیات نظم) پالکی کہکشاں کی (کلیات غزل) نثری تصانیف میں آتی جاتی لہریں۔ایک لہر آتی ہوئی' تنقید نما' اکثر یاد آتے ہیں۔آزاد غزل کا منظر نامہ' جمیل مظہری' نگاہِ طائرانہ شامل ہیں۔پچھلے موسم کا پھول پر ساہتیہ اکادمی ایوارڈ مل چکا ہے۔غالب ایوارڈ برائے شاعری بھی حاصل کر چکے ہیں''آزاد غزل'' کے موجد تھے۔سینئر ڈائرکٹر دوردرشن' سری نگر کے عہدے سے 1988ء میں وظیفے پر سبکدوش ہوئے۔وہ بزرگوں اور نوجوانوں میں یکساں مقبول تھے۔

یہ شمارہ پروفیسر شہریار اور پروفیسر مغنی تبسم کا خصوصی نمبر ہے۔ پروفیسر کنور اخلاق محمد خاں شہریار(پیدائش:16رجون1936ء)اور پروفیسر عبدالمغنی تبسم (پیدائش:13رجون1930ء) کی عمر میں چھ برس کا فرق تھا لیکن دونوں صرف ایک دن کے فرق سے مالک حقیقی سے جا ملے۔شہریار کا انتقال 13رفروری 2012ء کو اور مغنی تبسم کا15رفروری2012ء) کو ہوا۔دونوں کی دوستی بے مثال تھی۔دونوں مل کر شعر و حکمت شائع کرتے تھے۔دونوں نے پیشۂ تدریس میں

آنے سے قبل کافی جدوجہد کی تھی۔ دونوں اردو کے پروفیسر تھے۔ دونوں شاعر تھے۔ دونوں صحافی تھے۔ شہریار ماہ نامہ غالب' ہماری زبان' فکرونظر اور چوپال سے وابستہ تھے تو مغنی تبسم شعور' صبا' سوغات' سب رس سے جڑے رہے۔ پروفیسر مغنی صاحب ادارۂ ادبیات اردو کے معتمد عمومی رہے۔ شہریار صاحب جن وادی لیکھک سنگھ کے نائب صدر تھے۔ دونوں مختلف ادوار میں ساہتیہ اکادمی کی اردو اڈوائزری بورڈ کے رکن رہے۔ پروفیسر مغنی تبسم ایک اچھے نقاد بھی تھے۔ شہریار صاحب نے اپنی پوری توجہ شاعری پر صرف کی۔ انہیں مقبولیت بھی بہت ملی۔ دونوں نے ترقی پسندی' جدیدیت اور مابعد جدیدیت کو قبول کیا۔ دونوں بھی کشادہ ذہن اور وسیع القلب تھے۔ شہریار صاحب کو خواب کا در بند ہے پر ساہتیہ اکادمی ایوارڈ ملا۔ گیان پیٹھ ایوارڈ' فراق ایوارڈ' بہادر شاہ ظفر ایوارڈ اور یونیورسٹی آف حیدرآباد سے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری مل چکی ہے۔ پروفیسر مغنی تبسم کو اُتر پردیش اردو اکادمی' بہار اردو اکادمی' ویسٹ بنگال اور آندھرا پردیش اردو اکادمی ایوارڈ مل چکے ہیں۔ پوٹی سری راملو تیلگو یونیورسٹی سے بھی ایوارڈ مل چکا ہے اس کے علاوہ غالب ایوارڈ اور دوحہ قطر کا مجلس فروغ اردو ادب ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔ دونوں کا مشترکہ کارنامہ ''شعر و حکمت'' کا اجرا ہے۔ اس رسالے کے تین دور رہے۔ دورِ سوم میں یہ اردو کا سب سے ضخیم رسالہ کہلانے لگا جو دو جلدوں میں شائع ہوا کرتا تھا۔ پروفیسر شہریار کو پھیپھڑوں کا کینسر ہوگیا تھا۔ پروفیسر مغنی تبسم کو بھی آخری دنوں میں کینسر ہوا تھا۔ وہ ایک عرصے سے بیمار تھے لیکن آخری دم تک ادبی کام کرتے رہے۔ نوائے تلخ' پہلی کرن کا بوجھ' مٹی مٹی میرا دل' درد کے خیمے کے آس پاس بساط نقد' پروفیسر مغنی تبسم کے شعری مجموعے ہیں ان کے علاوہ بازیافت' آواز اور آدمی' لفظوں سے آگے (تنقید) فانی بدایونی: حیات شخصیت اور شاعری (تحقیق) نذر فانی بدایونی' فکرِ اقبال' کہانیاں' انگریزی میں معاصر ہندوستانی کہانیاں' عصری ہندوستانی کہانیاں' دکنی لغت اور تذکرۂ دکنی مخطوطات' ہندوستانی مسلمان منزل کی تلاش میں (ترتیب) شامل ہیں۔ شہریار صاحب کے شعری مجموعے اسم اعظم' ساتواں در' خواب کا در بند ہے' نیند کی کرچیں' حاصل سیرِ جہاں' شام ہونے والی ہے' دھند کی روشنی (انتخاب) ہیں۔ شہریار صاحب کو اردو کا چوتھا گیان پیٹھ ایوارڈ ملا تھا۔ افسوس اس بات کا ہے کہ یہ اعزاز انھوں نے بیماری کی حالت میں حاصل کیا۔ اردو والے نہ تو ان کے اس اعزاز کی جی بھر کے خوشی منا سکے اور نہ تقاریب کا اہتمام کر سکے۔ مندرجہ بالا مرحومین نے بڑی حد تک اپنا تخلیقی سفر مکمل کر لیا تھا لیکن شہریار صاحب کا تخلیقی سفر جاری تھا۔ شہریار صاحب کا وہ کلام جو ''امراؤ جان'' میں استعمال کیا گیا وہ ہماری فلمی موسیقی کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ ایک عام آدمی شہریار صاحب کو ان ہی گیتوں کے حوالے سے یاد رکھے گا۔

پروفیسر مغنی تبسم اور پروفیسر شہریار کے ساتھ اردو کا ایک دور ختم ہوگیا۔ اردو پر اتنا خراب وقت پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ اس شمارے میں زیادہ تر نئے مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ اپنی رائے سے نوازیئے۔

بیگ احساس

ایس۔مسعود سراج مسعود ادیبی

Head Dept. of Urdu, Mysore University, Mysore - 570 006.

سالِ وفات صاحبِ اسلوب شاعر و نقاد تبسم

۲۰۱۲ء

وصال پاک باطن تبسم مدیرِ شعر و حکمت

۲۰۱۲ء

وہ شاعر تھا، ناقد تھا، نبّاضِ فن تھا

تھا فخرِ دکن، شعر و حکمت کی زینت

زباں پر مرے عیسوی سال آیا

کہ ''صاحب فراست تبسم کی رحلت''

۲۰۱۲ء

خلا سا ہو گیا ہے آج پیدا

کہ رخصت ہو گئے مغنی تبسم

ملا ہے غیب سے یہ سالِ رحلت

''جہانِ فیضِ دانشور تبسم''

۲۰۱۲ء